ایمانی پیدا کرو۔ اللہ فرماتا ہے: "اپنے آپ کو میرے حوالے کردو، میرا بن کے دکھاؤ۔ ﴿إن تنصروا الله ينصركم ويثبت أقدامكم﴾[سورة محمد ۷]

کیا کبھی تم نے سوچا ہے کہ یہ سب اللہ کی امانت ہے؟ جو کچھ آج تیرے پاس ہے ان سب کا ایک دن تم سے حساب لے گا۔ اور یاد رکھنا آج تم غلط کام کر کے، غلط طریقے سے کماتے ہو، غلط حرکتیں کرتے ہو۔ اپنے کاروبار میں اسی کا نام استعمال کرتے ہو، اسی کے نام پہ کماتے ہو۔ حرام حلال کو نہیں دیکھتے ہو، صحیح غلط میں فرق نہیں کرتے ہو، حرام کما کے پراپرٹی، بنک بیلنس بناتے ہو۔ یہ سب کر کے آج عیاشی کرتے ہو۔ آج بچ کے پھر رہے ہو، کہیں پھنس جاتے ہو تو ضمیر کو خرید کر، پیسہ کھلا کر تم بچ سکتے ہو۔ لیکن جس دن اصل مالک جس نے یہ سب نعمتیں تم کو اس لیے دی تھیں کہ تم انہیں اسی طرح استعمال کرو جس طرح اس نے تجھے کرنے کا کہا تھا لیکن تو نے اپنی مرضی سے اس کا غلط فائدہ اٹھایا۔

اب جب وہ تم سے حساب لے گا تو اس وقت تمہارا یہ حسب ونسب، یہ رعب ودبدبہ، یہ طاقت وقوت کچھ بھی کام نہیں آئے گی۔ ﴿إن بطش ربک لشديد﴾[البروج ۱۲] جس دن اس کی گرفت میں آ گیا، جتنا چیخو چلاؤ، جتنا مرضی اپنا پاور استعمال کرو، تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا؛ کیونکہ تمہارے رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

اللہ کے لیے! اپنے آپ کو پہچان لیں اپنے اندر مسلمانیت پیدا کریں، ایمان پیدا کریں، انسانیت پیدا کریں، آپس میں پیار بانٹیں، بھائی چارگی کو عام کریں۔ اپنے دشمن کو بھی پہچانیں، حالات کی چالاکیوں کو جانیں اور اچھے اور سچے انسان بنیں اور پکے مسلمان بھی۔

کلمات خیر

- کوئی کام شروع کرنے سے پہلے.......بسم اللہ پڑھیں
- کلمہ شکر کے لیے............ الحمدللہ کہیں
- کچھ کرنے کا ارادہ ہو.............. إن شاء اللہ کہیں
- کسی کی تعریف میں ...... ما شاء اللہ کہیں
- اچھی خبر سنیں تو .... سبحان اللہ کہیں
- مدددرکار ہو تو.............. یااللہ مدد کہیں
- شکریہ ادا کرنا ہو تو............ جزاک اللہ خیراً کہیں
- غلطی ہونے پر............أستغفرُ اللہ پڑھیں
- اللہ کے لیے دیں تو............ فی سبیل اللہ کہیں
- رخصت کرنے پر............ فی أمان اللہ کہیں
- موت کی خبر یا نقصان ہونے پر............إنا للہ وإنا إلیه راجعون پڑھیں۔

[انتخاب: حمید اللہ عبدالصمد]

صریر خامہ تبصرہ

"قلم و کتاب"

ماہنامہ "القاسم" کی خصوصی اشاعت نمبر 17

ابو محمد عبد الوہاب خان

عمومی ملاحظات: {1} القاسم کے "قلم و کتاب" نمبر میں شخصیت پرستی کے بہت سے مظاہر پائے گئے۔

{2} پروف ریڈنگ کی کچھ غلطیاں بھی ہیں۔

{3} کتابوں پر بغیر مطالعہ تبصرہ بھی نمایاں طور پر نظر آ رہا ہے۔

خوبیاں: {1} زہد و تقویٰ سے متعلق مؤثر ادیبانہ کلام اور فصیح عبارتیں جا بجا ملتی ہیں۔

{2} نابینا سے پردہ کرنے سے متعلق مولانا محمد زاہد کا مضمون بہت پسند آیا۔ (صفحہ 160-169)

{3} بعض مفید عنوانات پر کتابوں کے اشتہارات اور ان پر تبصرے

خصوصی ملاحظات:

جامع ترمذی جیسی مغلق کتاب...... (قلم و کتاب صفحہ: 12)

امت وسط کو افراط کی سنگلاخ چوٹیوں اور تفریط کی اتھاہ کھائیوں سے بچ کر اعتدال کی شاہراہ پر رواں دواں رہنا چاہیے۔ خاص کر تمام اختلافی نظریات، عقائد اور مسائل میں خلوص کے ساتھ اور بلا تعصب حق کی پیروی کا التزام کرنا چاہیے۔ یہی "صراط مستقیم" ہے۔

راقم الحروف جامع ترمذی کا ادنیٰ مدرس ہے، امام صاحبؒ نے "**الجامع المختصر من أمور رسول الله ﷺ وبيان الصحيح والمعلول وما عليه العمل**" میں فقہی ابواب کے تحت احادیث لا کر ہر حدیث کا حکم بھی بیان کیا ہے اور مشہور فقہاءؒ کے استدلال بھی پیش کیے ہیں، تاکہ سادہ مسلمان کے لیے حق سے قریب تر فتویٰ کی تلاش میں آسانی ہو۔ حتیٰ کہ اس کی مدح سرائی میں غلو کرتے ہوئے یہ بھی کہا گیا ہے "**من كان في بيته هذا الكتاب فكأنّ في بيته نبي يتكلم**" کسی حدیث کے حکم یا استدلال میں علمی اختلاف تو عالم کا حق ہے، لیکن مجملاً پوری کتاب کو مغلق کہنا زیب نہیں دیتا۔ ہاں جو متعصب صرف اپنے پسندیدہ امام کے قول کو راجح اور دیگر تمام ائمہ اسلام کے اقوال کو مرجوح ثابت کرنے پر تل جائے، اس بیچارے کو قرآن پاک اور کتب حدیث سب مغلق محسوس ہوں گی۔ لہٰذا مذکورہ بالا افراط اور تفریط دونوں بالکل غلط ہیں۔

البانی کے غلط افکار و نظریات پر جرح و تعدیل...... (قلم و کتاب صفحہ: 18)

ہر انسان کو سوچ و فکر کی فطری صلاحیت اور حق حاصل ہے۔ اہل علم کو اس بارے میں وسیع الظرف ہونا چاہیے۔ علامہ ناصر الدین البانیؒ کی خدمات احادیث کی تحقیق میں انتہائی قابل قدر ہیں - جزاہ الله خیراً کثیراً - لیکن استدلال میں راقم ان سے بھی کہیں کہیں اختلاف رکھتا ہے۔ لیکن ان کا منہج درست ہے اور اتباع حق کی نیت بھی ان کے بیانات اور رجوع الی الحق سے واضح ہے۔ واللہ اعلم

آپ ﷺ کا مرقد مقدس...... کعبہ سے اعلیٰ، عرش سے بالا...... کرسی سے افخم...... ہے۔ (قلم و کتاب 22)

(۱) کعبہ : رسول اللہ ﷺ کو خانہ کعبہ سے کس قدر عقیدت و محبت تھی، اللہ تعالیٰ دکھلاتا ہے:

﴿قد نری تقلب وجهک فی السمآء فلنولینک قبلة ترضاها فول وجهک شطر المسجد الحرام﴾ [البقرة ١٤٤] دیکھیے! رسول اللہ ﷺ طالب ہیں اور خانہ کعبہ مطلوب، آپ ﷺ مرید ہیں اور کعبہ مراد !!

راقم اس مرید اور مراد کے درمیان موازنہ کرنے سے اپنے قلب و قلم کو باز رکھتا ہے؛ لیکن قبر نبوی کو خانہ کعبہ سے افضل گردانا تو بہر حال ایسا غلو ہے جس سے رسول اکرم ﷺ کے پیروکار کو اجتناب لازم ہے۔

ساری روئے زمین پر صرف تین مقدس مقامات ایسے ہیں؛ جن کی طرف زیارت کے لیے سفر کرنا کار ثواب ہے۔ فرمانِ رسالت مآب ﷺ ہے: "لا تشد الرحال إلا إلی ثلاثة مساجد: المسجد الحرام ومسجدی هذا والمسجد الأقصی" [بخاری کتاب مسجد مکة باب ١، مسلم الحج حدیث: ٤١٥، ٥١١، ٥١٢]

(۲) عرش و کرسی: ان دونوں سے بڑھ کر قبر نبوی کو افضلیت دینے کا یہ مطلب یقیناً نہیں ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کا مقام اللہ تعالیٰ کی شان سے برتر ہے؛ لیکن اس قسم کے غلو پسندوں کا نظریہ اللہ پاک کی ذات کے بارے میں قابل تصحیح ہے۔

اللہ عزوجل بار بار ارشاد فرماتے ہیں: ﴿ثم استوىٰ علی العرش﴾ "پھر اللہ تعالیٰ نے عرش پر تشریف رکھا۔" [سورة الاعراف ٥٤، یونس ٣، الرعد ٢، الفرقان ٥٩، السجدة ٤، الحدید ٤]، ﴿الرحمٰن علی العرش استوىٰ﴾ "بیحد رحمت والا (اللہ) عرش پر تشریف رکھتا ہے۔" [سورة طٰه آية ٥]

عرش الٰہی کے اس عظیم ترین شرف و فضل کی وجہ سے اللہ پاک نے اپنے اوصاف کمال میں یہ بھی بیان فرمایا ہے:

﴿رب العرش العظیم﴾ "وہ بڑے عظمت والے عرش کا رب ہے۔" [سورة التوبة ١٢٩، المومن ٦١، النحل ٢٦]

اورفرمایا:﴿رب العرش الکریم﴾''بڑے عزت والے عرش کا رب ہے۔'' [المؤمنون ۱۱٦]

قرآن کی عظیم ترین آیت میں اپنی کرسی مقدس کی بابت ارشاد فرمایا:﴿وسع کرسیه السمٰوٰت والأرض......﴾ ''اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین سے زیادہ وسیع ہے۔'' [البقرة ۲۵۵]

نیز عرش الٰہی کو قبر نبوی سے کمتر باور کرنے سے کسی جاہل کے اس شرکیہ شعر کی تائید بھی ہوتی ہے، جو یقیناً ماہنامہ''القاسم''کے قلم کاروں کا عقیدہ ہر گز نہیں ہوگا:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر — اتر پڑا ہے مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

ان اہم ترین مسائل اعتقاد میں اقرب الی الحق عقائد کی معرفت کے لیے اہل سنت والجماعت سے وابستہ تمام مسلمانوں کو بلاتعصب امام طحاویؒ کی کتاب العقیدة الطحاویة اور علامہ ابن ابی العزحنفیؒ کی شرح العقیدة الطحاویة سے خوب استفادہ کرنا چاہیے۔ وبالله التوفیق

❁ ''فقہ کا کھیت ابن مسعودؓ نے بویا، علقمہؒ نے سینچا، نخعیؒ نے کاٹا ،حمادؒ نے گاہا، ابو حنیفہؒ نے پیسا، ابو یوسفؒ نے گوندھا، محمدؒ نے روٹیاں پکائیں اور ہم کھانے والے ہیں۔'' (قلم و کتاب صفحہ: 41)

❁ (۱) یہ کوئی روٹی کی آپ بیتی ہے۔ان روٹیوں کا **کتاب وسنت کی لیبارٹری میں ٹیسٹ** کیا گیا تو رزلٹ مختلف نکلا،حتیٰ کہ ان میں سے بعض مضرصحت بھی ثابت ہوتی ہیں۔لہٰذا صرف کوفہ کی پکی ہوئی روٹیوں پر اصرار کرنے کے بجائے دیگر امصار کی روٹیوں میں سے بھی جو مذکورہ بالا ٹیسٹ میں مفید ثابت ہو، بلا تردد استعمال کرنا چاہیے۔مکہ، مدینہ،مصر، شام،بغداد وغیرہ کی اکثر روٹیاں بھی ماشآء اللّٰہ بہت شاندار اور صحت افزا ہیں!

(۲) امام ابوحنیفہؒ نے عقائد کو ''الفقه الأکبر''فرمایا ہے،آپ لوگ اس فقہ میں اپنے امام کو نظر انداز نہ کیا کریں۔

❁ '' اول ماخلق الله العلوم والقلم ......''روایت ہے۔ (قلم و کتاب صفحہ: 41)

❁ '' العلوم '' کا اضافہ روایت کے لحاظ سے غیر معروف ہے اور درایت کے لحاظ سے غلط۔کیونکہ قلم کو جو کچھ لکھنے کا حکم دیا گیا، وہ تقدیر یعنی'' **علم الٰہی**''ہے۔اور اللہ کا علم مخلوق نہیں ہے۔

❁ بڑی بات نہیں کہ انسان......رواں دواں نہ رہے......اور......مصداق نہ بن جائے۔ (قلم و کتاب: 42,41)

❁ اس جملے میں نفی در نفی ہے اور مفہوم بالکل **مغلق** ہے۔

مولانا درخواستی کمال ادب کی کیا کیا ندرتیں اور جودتیں خوبی بیان سے پیش فرماتے ہیں: "میرا عقیدہ ہے کہ بادشاہوں کے تخت ایک طرف اور مدینہ منورہ کے کتوں کے پاؤں کا غبار ایک طرف" (قلم و کتاب صفحہ: 89)

"بادشاہوں کے تخت" کی حیثیت تو خود بادشاہ کے عدل وتقویٰ کے حساب سے متعین ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے روز قیامت عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہونے والوں میں پہلا نمبر "امام عادل" کو عطا فرمایا ہے۔[البخاری الأذان باب ٣٦ ح ٦٦٠] جبکہ "کتے" اپنی شہریت سے قطع نظر کمتر وحقیر مخلوق ہیں۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آیات الٰہیہ کو نظر انداز کر کے شیطان کی پیروی کرنے والوں کی مثال میں فرمایا: ﴿فمثله كمثل الكلب إن تحمل عليه يلهث أو تتركه يلهث...... ﴾ [الأعراف ١٧٦] اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ہبہ واپس لینے والے تھڑدلے کو کتے سے تشبیہ دی، جو قے کر کے چاٹتا ہے۔ [صحيح البخاري الهبة باب ١٤ ح ٢٥٨٩، مسلم الهبات ح ٨٠٧]

مدینہ منورہ کے عام کتوں کی حیثیت تو درکنار، خود بیت نبوی میں حضرات حسنین رضي الله عنهما کے کتے کی وجہ سے حضرت جبریل علیہ السلام تشریف نہ لا سکے۔ [دیکھیے: صحيح مسلم كتاب اللباس ح ٨١]

اب کتاب وسنت کے عطا کردہ سادہ منہج میں پیچیدگیاں پیدا کرنے والے فرقے کتوں کی مذمت میں صحیح نصوص کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف قرآن مجید میں تذکرہ ہونے کی بنا پر اصحاب کہف کے کتے کا وسیلہ بھی پکڑتے ہیں!!

"قلندر" ایک تصوفانہ اصطلاح (قلم و کتاب صفحہ: 81 ...... 153)

ان مضامین کا قابل تبصرہ مختصر خلاصہ درج ذیل ہے:

(ا) "اصطلاح" کے نام سے "لامتناہی فکری آزادی":

"قلندر" سریانی زبان میں اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ (قلم و کتاب صفحہ: 102)

"الصوفی ھو اللہ" مشہور ہے، لہٰذا دم مارنے کی جگہ نہیں۔ (قلم و کتاب صفحہ: 97)

......اولیاء اللہ کو "قیوم زمان" لکھا ہے۔ یہ علی الاطلاق نہیں، حصر زمانی ہے۔ (قلم و کتاب صفحہ: 133)

"غوثِ اعظم" کو مولانا سراج الاسلام حنیف نے تسہیل کرتے ہوئے "شیخ عبدالقادر جیلانی" لکھا تھا۔ اس پر جناب نثار احمد الحسینی نے یوں اعتراض کیا ہے: "یہ تسہیل ہے یا تحریف؟!" (قلم و کتاب صفحہ: 134)

فرمانِ الٰہی ﴿ولله الاسمآء الحسنىٰ فادعوه بها وذروا الذين يلحدون في اسمآئه سيجزون ما

كانوا يعملون ﴾ [الاعراف ۱۸۰] کی تعمیل میں صحابہ کرام ﷺ اور خیر القرون کے اسلافؒ نے اللہ تعالیٰ کا کوئی ذاتی وصفاتی نام کسی بھی مخلوق کو نہیں دیا۔ جبکہ "القاسم" مذکورہ بالا "اصطلاحی" ناموں کو غیر اللہ کے لیے استعمال کرنے کی وکالت کرتا ہے؛ کیونکہ بصورت دیگر: "**اس طرح آپ کو اپنے سب اکابر کی اصلاح کرنا پڑے گی۔**" (134) اور دلیل یہ دی ہے: "**الاصطلاح عبارة عن اتفاق قوم علیٰ تسمية الشیٔ باسم ما ينقل عن موضعه الأول.**" (103)

۞ معلوم ہوا کہ اہل تصوف نے اللہ پاک کے بعض صفاتی نام مخلوق کو دینے پر "**اتفاق**" کر لیا ہے!!

"**اصطلاحات**" کی بے تحاشا آزادی تو بنو حنیفہ کے مرتدین نے اختیار کر رکھی تھی، جنہوں نے "حصر مکانی" کے ساتھ مسیلمہ کذاب کو "**رحمانِ یمامه**" کا "**اصطلاحی**" **لقب** دیا تھا!!

۞ "**القاسم**" توحید الٰہی کے باب میں اپنی **بے لگام "فکری آزادی"** پر اس قدر مطمئن ہے!!

۞ لیکن فقہی مسائل میں اہل حدیث کی "عدم تعصب" کی روش پر اس حد تک چبھتی ہوئی برہمی کا اظہار کرتا ہے:

"**فکری آزادی، سلفیت اور غیر مقلدیت کا انجام ضلالت والحاد ہے۔**" (قلم و کتاب صفحہ:133)

۞ "جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے!!"

۞ **(ب) اوصافِ قلندر:** [۱] "قلندر" عام انسانی عادات کا مخالف ہوتا ہے۔ [۲] وہ دونوں جہانوں سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ [۳] شرعی تکلیفات سے آزاد ہو جاتا ہے۔ [۴] اپنے جسم و جان کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا۔

۞ **اوصافِ ملامتی:** "ملامتی" نفلی عبادات نسبتاً کم کرتا ہے اور گناہوں کے چھپانے کی کوشش نہیں کرتا۔

۞ **اوصافِ صوفی:** "صوفی" کا دل مطلقاً کسی بھی مخلوق کی پروا نہیں کرتا اور زندگی کے کسی بھی مرحلے میں مخلوقات کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

۞ اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو فطرت سلیمہ پر پیدا فرما کر اسی پر کاربند رہنے کی تلقین بھی فرمائی ہے:

﴿**فطرة الله التی فطر الناس عليها لا تبديل لِخلق الله ذلک الدين القيم ولكن أكثر الناس لا يعلمون** ۞﴾ [الروم ۳۰] نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہر بچہ فطرت سلیمہ پر ہی پیدا ہوتا ہے۔" [صحیح البخاری کتاب القدر باب ۳ ح ۶۵۹۹، مسلم القدر ح ۲۲-۲۴]

لہٰذا انسانی عادات کی خلاف ورزی، شرعی تکلیفات سے آزادی اور جسم و جان کے تقاضوں سے لاپروائی اس دین

سے متصادم ہے؛ جس کی دعوت دے کر رسول اقدس ﷺ کو رسالت سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔

دونوں جہانوں سے لاپروائی: دنیا کی لذتوں سے لاپروائی تو ''زہد'' ہے، جو حدودِ شریعت کے اندر مطلوب و مستحسن ہے؛ لیکن آخرت میں جنت سے بے رغبتی اور دوزخ سے بے خوفی کا نظریہ تو خالص اعتقادی منافقین کی قدیم و جدید سازشوں کا حصہ ہے۔

''ملامتی'' کا نفلی عبادات کی کمی تو خیر؛ لیکن اپنے **گناہوں کی پردہ پوشی سے بے نیازی جتلانا** ''بے حیائی'' کا مظہر ہے۔ جبکہ گزشتہ انبیاء علیہم السلام کا یہ فرمان صحیح ثابت ہونے کی شہادت تو خاتم الانبیاء ﷺ نے خود دی ہے: "**إذا لم تستحی فاصنع ما شئت**" [البخاری الانبیاء باب ٥٤ ح ٣٤٨٣-٣٤٨٤] اور فرمایا: "**الحیاء خیر کله**" [مسلم الایمان ح ٦١]

۞ **''صوفی'' کا زندگی کے کسی بھی مرحلے میں مخلوق کی طرف توجہ نہ کرنا۔**

۞ ہر انسان کو آگاہ ہونا چاہیے کہ افضل ترین مخلوق ﷺ کی طرف مکمل اور دائمی توجہ کرنا صراط مستقیم پر ثابت قدمی کی شرط ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿**لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة**﴾[الاحزاب ٢١]، ﴿**من يطع الرسول فقد أطاع الله**﴾ [النساء ٨٠] لہٰذا زندگی کے کسی بھی مرحلے میں ''مخلوق'' کی طرف توجہ نہ کرنا کوئی قابلِ قدر صفت نہیں ہے۔

۞ (ج) اتباع سنت کا دعویٰ:

''قلندر اور ملامتی کے برخلاف صوفی سنت نبوی کا پابند ہوتا ہے۔ اس لیے صوفی کا درجہ ان دونوں سے بلندتر ہوتا ہے۔'' (قلم و کتاب صفحہ:100)

۞ قلندر اور ملامتی کا مسئلہ اسی بیان سے حل ہوگیا۔ صوفی کس قدر ''سنت نبوی'' کا پابند ہوتا ہے، اس پر اجمالی روشنی تو مذکورہ بالا عبارتوں سے پڑ چکی ہے۔ آگے بھی ملاحظہ کرسکیں گے، جن سے معلوم ہوگا کہ ''سنت نبوی'' بھی ان کے ہاں کوئی ایسی خاص ''اصطلاح'' ہے!!

۞ سلسلہ قلندریہ کے مشائخ نے اپنے آپ کو ہمیشہ شریعت مطہرہ کا پابند سمجھا اور بنایا ہے، جادۂ شریعت سے انحراف ان کے ہاں گمراہی سمجھا گیا۔ (قلم و کتاب صفحہ:122)

۞ **بلاتبصرہ:** "بعض مشائخ قلندریہ سے غیر شرعی افعال بھی منسوب کیے گئے ہیں، مثلاً تارک فرائض وغیرہ ہونا۔ یہ ان کی حالت محویت ہے نہ کہ ہوش وحواس کی حالت کے افعال ہیں۔ حالت محویت میں انسان پر مدہوشی اور جنون کی